Digitized by Khilafat Library Rabwah

بسم اللہ الرحمن الرحیم

ان الفضل بید اللہ یؤتیہ من یشاء
عسیٰ ان یبعثک ربک مقاما محمودا

فون ۴۴۹

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

روزنامہ الفضل ربوہ

بروز اتوار

ایڈیٹر مسعود احمد دہلوی

The Daily ALFAZL RABWAH

قیمت فی پرچہ ۱۵ پیسے

جلد ۶۲/۲۷ | ۱۸ ربیع الاول ۱۳۹۳ھ - ۲۲ شہادت ۱۳۵۲ ہش - ۲۲ اپریل ۱۹۷۳ء | نمبر ۸۹

اخبار احمدیہ

ربوہ - ۲۱ شہادت - سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ:-

طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے۔ الحمد للہ

احباب حضور کی صحت و سلامتی اور درازیٔ عمر کے لئے التزام کے ساتھ دعائیں کرتے رہیں۔

ربوہ - ۲۱ شہادت - کل ۲۰ شہادت بروز جمعۃ المبارک مسجد اقصیٰ میں نماز جمعہ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے تشریف لاکر پڑھائی۔ خطبہ جمعہ میں حضور نے احمدی جماعتوں کو توجہ دلائی کہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان کا مالی سال ختم ہونے والا ہے۔ جن جماعتوں نے ابھی تک اپنے لازمی چندہ جات کے بجٹ کو پورا نہیں کیا انہیں اب خاص کوشش، لگن اور جدوجہد کے ساتھ اپنے بجٹ کو نہ صرف پورا کرنا چاہیئے بلکہ سابقہ روایات کے مطابق بجٹ سے زائد چندہ فراہم کرنا چاہیئے کیونکہ مومن کا قدم کبھی پیچھے نہیں ہٹا کرتا بلکہ آگے ہی آگے بڑھا کرتا ہے۔ جماعت کے عہدیداروں کو موجودہ ایام میں خاص محنت اور لگن کے ساتھ کام کرنا چاہیئے۔ اور جن جماعتوں کے عہدیدار اس طرف توجہ نہ کریں جماعتوں کو چاہیئے کہ انہیں بیدار کریں یا پھر ان پر آئندہ یہ بوجھ نہ ڈالیں۔ وقت بہت تھوڑا ہے۔ اس لئے اجتماعی اور انفرادی طور پر خاص جدوجہد کی ضرورت ہے۔

حضور نے احباب ربوہ پر اظہار خوشنودی فرمایا جنہوں نے پریس کی عمارت کے تہ خانہ کی کھدائی کا کام جو ان کے ذمہ لگایا گیا تھا بڑی ہمت اور بشاشت کے ساتھ سرانجام دیا اور اسے پایۂ تکمیل تک پہنچا دیا۔

آخر میں حضور نے محترم میر داؤد احمد صاحب کی شدید علالت کا ذکر کرتے ہوئے انکی صحت کاملہ کے لئے خصوصی دعائیں کرنے کی تحریک فرمائی۔

محترم میر داؤد احمد صاحب کے لئے
تحریک دعائے خاص

محترم میر داؤد احمد صاحب کی طبیعت گردوں کا عمل غیر تسلی بخش ہونے کی وجہ سے پھر بہت تشویشناک صورت اختیار کر گئی ہے۔ احباب جماعت سے درخواست ہے کہ خاص الحاح اور درد سے ان کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے دعا فرمائیں۔

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

ہر احمدی کو اپنی حیثیت و توفیق کے مطابق سلسلہ کی مالی خدمت میں حصہ لینا چاہیئے

جو شخص اللہ تعالیٰ کی خاطر چندہ دیتا ہے اسکے رزق میں برکت دیجاتی ہے

"جو شخص اپنی حیثیت و توفیق کے موافق اس سلسلہ کی چند پیسوں سے امداد نہیں کرتا اس سے اور کیا توقع ہو سکتی ہے اور اس سلسلہ کو اسکے وجود سے کیا فائدہ؟ ایک معمولی انسان بھی خواہ کتنی ہی شکستہ حالت کا کیوں نہ ہو جب بازار جاتا ہے تو اپنی قدر کے موافق اپنے لئے اور اپنے بچوں کے لئے کچھ نہ کچھ لاتا ہے تو پھر کیا یہ سلسلہ جو اپنی عظیم الشان اغراض کے لئے اللہ تعالیٰ نے قائم کیا ہے اس لائق بھی نہیں کہ وہ اس کیلئے چند پیسے بھی قربان کر سکے؟ دنیا میں آج کل کونسا سلسلہ ہوا ہے یا ہے جو خواہ دنیوی حیثیت سے ہے یا دینی کہ بغیر مال کے چل سکتا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے دنیا میں ہر ایک کام اسلئے کہ عالم اسباب ہے۔ اسباب سے ہی چلایا ہے۔ پھر کس قدر بخیل و ممسک وہ شخص ہے کہ جو ایسے عالی مقصد کی کامیابی کیلئے ادنیٰ چیز مثل چند پیسے خرچ نہیں کر سکتا۔ ایک وہ زمانہ تھا کہ الٰہی دین پر لوگ اپنی جانوں کو بھیڑ بکریوں کی طرح نثار کرتے تھے مالوں کا تو کیا ذکر حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ایک سے زیادہ دفعہ اپنا کل گھربار نثار کیا حتیٰ کہ سوئی تک کو بھی اپنے گھر میں نہ رکھا اور ایسا ہی حضرت عمرؓ نے اپنی بساط و انشراح کے موافق اور عثمانؓ نے اپنی طاقت و حیثیت کے موافق علیٰ ہذا القیاس علیٰ قدر مراتب تمام صحابہؓ اپنی جانوں اور مالوں سمیت اس دین الٰہی پر قربان کرنے کیلئے تیار ہو گئے مگر ایک وہ ہیں کہ بیعت تو کر جاتے ہیں اور اقرار بھی کر جاتے ہیں کہ ہم دین کو دنیا پر مقدم کرینگے مگر مدد امداد کے موقعہ پر اپنی جیبوں کو دبا کر پکڑ رکھتے ہیں۔ بھلا ایسی محبتِ دنیا سے کوئی دینی مقصد پا سکتا ہے؟ اور کیا ایسے لوگوں کا وجود کچھ بھی نفع رساں ہو سکتا ہے؟ ہرگز نہیں۔ ہرگز نہیں۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے لَنْ تَنَالُوا الْبِرَّ حَتّٰى تُنْفِقُوْا مِمَّا تُحِبُّوْنَ۔ جبتک تم اپنی عزیز ترین اشیاء اللہ جل شانہ کی راہ میں خرچ نہ کرو تب تک تم نیکی کو نہیں پا سکتے۔۔۔۔۔

چاہیئے کہ ہماری جماعت کا ہر ایک متنفس عہد کرے کہ میں اتنا چندہ دیا کرونگا۔ کیونکہ جو شخص اللہ تعالیٰ کے لئے عہد کرتا ہے اللہ تعالیٰ اسکے رزق میں برکت دیتا ہے"

(ملفوظات جلد ششم صفحہ ۳۹ تا ۴۱)

بشاشتِ قلب کے ساتھ چندہ عام، حصہ آمد اور چندہ جلسہ سالانہ ماہ بماہ ادا فرمائیے!

(ناظر بیت المال (آمد) ربوہ)

پبلشر: مسعود احمد * پرنٹر: سید عبدالحی * مطبع: ضیاء الاسلام پریس ربوہ * مقام اشاعت: دفتر الفضل دارالرحمت غربی ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ ۲۲ر شہادت ۱۳۵۲ھ ش

لازمی چندہ جات اور ہمارا فرض اولین

اسلام کے فضائل میں سے ایک فضیلت یہ بھی ہے کہ اسلام نے محض نیک اعمال بجالانے پر نہیں بلکہ اعمال صالحہ بجالانے پر زور دیا ہے حتیٰ کہ اس نے ہر قسم کے اجر و ثواب انعام و اکرام اور فوز و فلاح کو ایمان اور اعمال صالحہ کے ساتھ وابستہ ٹھہرایا ہے۔

تمام اچھے اور پسندیدہ اعمال خواہ ان کا تعلق حقوق اللہ سے ہو یا حقوق العباد سے عرفِ عام میں نیک اعمال کہلاتے ہیں۔ برخلاف اس کے عملِ صالح اُس نیک عمل کو کہتے ہیں جو مناسب حال ہو یعنی نیک عمل جسے موقع اور محل کی مناسبت، اس کے تقاضہ اور مصلحت کو مدِ نظر رکھ کر کیا جائے عملِ صالح کہلاتا ہے۔ اَلصَّالِحُ جو صَلَحَ سے مشتق ہے کے لغوی معنے ہیں ضِدُّ الْفَاسِدِ یعنی فساد سے پاک۔ جب کہا جائے ھٰذَا یَصْلُحُ لَکَ تو اس کے معنے ہوتے ہیں یہ تیرے مناسب حال ہے۔ اسی طرح صَالِحَۃٌ کے معنے ہیں اس سے موافقت کی۔ ان لغوی معنوں کی رُو سے اعمالِ صالحہ اُن اعمال کو کہتے ہیں جو اوّلاً فساد سے پاک ہوں ثانیاً مناسب حال ہوں ثالثاً بامصلحت ہوں۔ اسی لئے اسلام کے نزدیک ایک عمل کی ظاہری اچھی شکل اس کے کرنے والے کو اجر و ثواب کا مستحق بنانے کے لئے کافی نہیں بلکہ اس کا مناسب حال اور بامصلحت ہونا بھی ضروری ہے۔ اس کی ایسی ہی مثال ہے کہ نماز پڑھنا ایک نیک عمل ہے لیکن اگر ایک شخص دریا میں ڈوب رہا ہو اور دوسرا شخص عین اُس وقت نماز پڑھنا شروع کر دے اور اسے بچانے کی فکر نہ کرے تو خاص اُس گھڑی میں اُس شخص کا نماز پڑھنا عملِ صالح نہ ہوگا۔ اور وقت کے تقاضہ اور موقع و محل کی مناسبت سے اُس وقت ڈوبتے کو بچانا عملِ صالح کہلائیگا۔ یہی وجہ ہے کہ اسلام نے محض نیک اعمال پر نہیں بلکہ اعمالِ صالحہ بجالانے پر زور دیا ہے اور قرآن مجید میں بار بار اعمالِ صالحہ بجالانے ہی کی تلقین فرمائی ہے۔

حقیقی مومنوں کی قرآن مجید میں ایک بیّن علامت یہ بیان ہوئی ہے کہ وہ خاص تعہد اور عزم و ہمت کے ساتھ نیک اعمال ہی نہیں بلکہ اعمال صالحہ بجالاتے ہیں۔ سابق بالخیرات ہونا ان کی ایک بنیادی صفت ہوتی ہے بایں ہمہ وہ ایسے نیک اعمال بجالانے میں خاص تعہد اور مستعدی کا مظاہرہ کرتے ہیں جو بامصلحت اور مناسب حال ہوں کیونکہ دنیا میں ان کی کامیابی کا دار و مدار اعمالِ صالحہ کی کما حقہٗ بجاآوری پر ہی ہوتا ہے۔ اعمالِ صالحہ کی بجاآوری میں ان کے اس خاص تعہد کی وجہ سے ہی اللہ تعالیٰ نے انہیں بہترین خلائق قرار دیا ہے جیسا کہ فرمایا:-

اِنَّ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ اُولٰٓئِکَ ھُمْ خَیْرُ الْبَرِیَّۃِ ۔ جَزَآؤُھُمْ عِنْدَ رَبِّھِمْ جَنّٰتُ عَدْنٍ تَجْرِیْ مِنْ تَحْتِھَا الْاَنْھٰرُ خٰلِدِیْنَ فِیْھَآ اَبَدًا ؕ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھُمْ وَرَضُوْا عَنْہُ ؕ ذٰلِکَ لِمَنْ خَشِیَ رَبَّہٗ ۔ (البینۃ آیات ۸،۹)

وہ لوگ جو ایمان لے آئے اور انہوں نے مناسب حال عمل بھی کئے وہی لوگ بہترین خلائق ہیں۔ ان کا بدلہ ان کے رب کے حضور میں قائم رہنے والے باغات ہوں گے جن کے نیچے نہریں بہتی ہوں گی۔ وہ ان میں رہتے چلے جائیں گے۔ اللہ ان سے راضی ہوگیا اور وہ اس سے راضی ہوگئے۔ یہ جزا اس کی شان کے مطابق ہوگی جو اپنے رب سے ڈرتا ہے۔

اعمالِ صالحہ کی اہمیت واضح کرنے کے بعد ہم انفاق فی سبیل اللہ کے ضمن میں (جو بلاشبہ ایک نہایت ہی اہم اور بنیادی عمل صالح ہے) اس کی ایک خاص اور ممیز و ممتاز شکل کی طرف احباب جماعت کو توجہ دلانا ضروری سمجھتے ہیں۔ کیونکہ انفاق کی اس شکل کو خاص ان چند ایام سے جن میں سے ہم آجکل گزر رہے ہیں ایک خاص مناسبت ہے۔ اور اس مناسبت کی وجہ سے انفاق کی وہ شکل آج کل کے ایام میں بدرجہ اولیٰ عمل صالح کی حیثیت رکھتی ہے اور اسے انفاق مال سے تعلق رکھنے والے تمام دوسرے اعمال صالحہ پر تقدم حاصل ہے۔ انفاق مال کی وہ مخصوص شکل صدر انجمن احمدیہ کے لازمی چندہ جات کی ادائیگی سے تعلق رکھتی ہے۔ صدر انجمن احمدیہ کا مالی سال ۳۰ ر ماہ شہادت (۳۰ راپریل) کو ختم ہو رہا ہے اور اس کے اختتام پذیر ہونے میں اب صرف چند دن باقی رہ گئے ہیں۔ اس وقت تمام جماعتوں کا بدرجہ اولیٰ یہ فرض ہے کہ وہ ان ایام میں صدر انجمن احمدیہ کے لازمی چندہ جات (چندہ عام۔ حصہ آمد۔ چندہ جلسہ سالانہ) سے متعلق اپنے اپنے بجٹوں کو پورا کرنے میں دن رات ایک کر دیں۔ کوئی ایک فرد اور کوئی ایک جماعت بھی ایسی نہیں ہونی چاہیئے جو ۳۰ راپریل سے پہلے پہلے نہ صرف یہ کہ اپنا سالانہ بجٹ پورا کر دکھائے بلکہ مقررہ بجٹ سے کہیں زیادہ رقم مرکز میں جمع کرا کے اپنے سابق بالخیرات ہونے کا ثبوت دے۔ تمام جماعتوں میں یہ ایام انفاق مال کے لحاظ سے بہر طور صدر انجمن احمدیہ کے لازمی چندہ جات کی وصولی اور ساتھ کے ساتھ مرکز میں ان کی بلا توقف ترسیل کے لئے وقف ہونے چاہئیں۔ موجودہ وقت کا تقاضا ہی یہ ہے کہ اس وقت سب سے زیادہ توجہ صدر انجمن احمدیہ کے لازمی چندہ جات کی وصولی اور ان کی مرکز میں ترسیل کی طرف دی جائے۔ اس وقت اسی مستعدی، سرگرمی اور گرمجوشی کی ضرورت ہے جس کا مظاہرہ شہد کی مکھیاں شہد جمع کرنے میں کرتی ہیں۔

ہم نے صرف یاد دہانی اور حصول ثواب کی نیت سے احباب اور جماعتوں کو انفاق مال کے سلسلہ میں فی الوقت سب سے اہم اور مقدم عمل خیر کی طرف توجہ دلائی ہے ورنہ ہم خوب جانتے ہیں اور ہمارا سالہا سال کا سابقہ تجربہ اس پر شاہد ہے کہ بالخصوص ان ایام میں احباب بھی اور جماعتیں بھی صدر انجمن احمدیہ کے لازمی چندہ جات کے بجٹ نہ صرف پورے کرنے بلکہ مقررہ بجٹوں سے بھی بڑھ کر رقوم پیش کرنے میں جس قدر انتھک محنت، عزم و ہمت اور مستعدی و سرگرمی کا مظاہرہ کرتی ہیں وہ فی زمانہ اپنی مثال آپ ہے۔ ہمیں یقین کامل ہے کہ احباب جماعت اور جماعتوں کے عہدیدار ان ایام میں صدر انجمن احمدیہ کے لازمی چندہ جات کی وصولی اور مرکز میں وصول شدہ رقوم کی ترسیل میں ایسی مستعدی، سرگرمی اور فرض شناسی کا مظاہرہ کریں گے کہ ان کا قدم اللہ تعالیٰ کی دی ہوئی توفیق سے گزشتہ سال کی نسبت آگے ہی بڑھے گا۔ کیونکہ خدائی جماعتوں کا قدم ہمیشہ آگے ہی بڑھتا ہے، کسی مرحلہ پر اس کے رکنے کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔

اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے ہمیں امسال بھی سابق بالخیرات بننے اور پہلے سے کہیں بڑھ کر آگے ہی آگے قدم بڑھاتے چلے جانے اور اس طرح عنداللہ سرخرو ہونے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

تعلیم الاسلام کالج ربوہ کے ایک طالب علم کا نمایاں علمی اعزاز

یہ خبر نہایت مسرت کے ساتھ سنی جائے گی کہ پاکستان کے سب سے اونچے علمی اعزاز کے لئے جن پانچ ناموں کا اعلان جناح ایوارڈ ٹرسٹ کی طرف سے پاکستان ٹائمز مجریہ ۱۹ اپریل ۱۹۷۳ء کے صفحہ اول پر حاشیہ کے اندر کیا گیا ہے ان میں تیسرا نام ہمارے کالج کے ایک ہونہار طالب علم (جو اب کالج کے اساتذہ میں شامل ہو چکے ہیں۔) محمد علی صاحب تاونی کا ہے۔

محمد علی صاحب تاونی ہماری پہلی ایم ایس سی (فزکس) کلاس کے طالب علم تھے جنہوں نے ۸۲۲ نمبر حاصل کر کے یونیورسٹی بھر میں نمایاں پوزیشن حاصل کی تھی۔ یاد رہے کہ دوسری پوزیشن گورنمنٹ کالج لاہور کے طالب علم محمد جاوید کی تھی جنہوں نے ۸۲۳ نمبر حاصل کئے تھے۔ اور ایک نمبر کے فرق سے دوسرے درجہ کے مستحق قرار پائے تھے۔

محمد علی صاحب تاونی اپنے زمانہ طالب علمی میں چوہدری محمد حسین سکالرشپ کا اعزاز بھی حاصل کر چکے ہیں یہ وہ وظیفہ ہے جو صدر پاکستان کے سائنسی مشیر اعلیٰ جناب پروفیسر عبدالسلام صاحب ایف آر۔ ایس نے اپنے والد مرحوم حضرت چوہدری محمد حسین صاحب کی یاد میں تعلیم الاسلام کالج ربوہ کے ایم ایس سی (فزکس) کے طلباء کے لئے جاری کر رکھا ہے تاونی صاحب پہلے چوہدری محمد حسین سکالر ہیں۔ احباب دعا فرمائیں کہ یہ اعزاز کالج اور محمد علی صاحب تاونی کو مبارک ہو اور یہ کامیابی دوسرے طلباء کے لئے ایک نیک نمونہ اور مہمیز کا کام دے۔ اللھم آمین۔

(نصیر احمد خاں صدر شعبہ فزکس)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

جزائر فجی میں تبلیغِ اسلام

جماعت کے ایک تبلیغی وفد کی گورنر جنرل سے ملاقات اور قرآن کریم اور دیگر اسلامی لٹریچر کی پیشکش

مکرم مولوی محمد صدیق صاحب امرتسری فاضل انچارج مبلغ جزائر فجی

ملک فجی کے جو کم و بیش ۳½ سو جزائر پر مشتمل ہے مشرقی بحر الکاہل کے اہم ترین اور ترقی پذیر ممالک میں شمار ہوتا ہے اور اس وقت عملاً آسٹریلیا اور نیوزی لینڈ کے علاوہ اس علاقہ کے باقی سب ممالک یا جزائر سے زیادہ ترقی یافتہ سمجھا جاتا ہے ۱۹۷۰ء تک جزائر فجی مکمل طور پر انگریزوں کے زیر اقتدار تھے۔ لیکن اس کے بعد سے اب اندرونی معاملات میں پوری طرح آزادی حاصل کر چکے ہیں۔

فجی کے سابق انگریز گورنر جنرل گذشتہ سال ریٹائر ہو گئے۔ اس لئے اس سال کے شروع سے فجی کے اصلی باشندوں میں سے ایک ممتاز پیراماؤنٹ چیف اور سابق نائب وزیر اعظم لانو سر جارج کے ڈاکمباؤ نئے گورنر جنرل مقرر ہوئے ہیں۔ سر جارج ملک کے ایک تجربہ کار ہیڈ ہونے کے علاوہ فجی کے آخری بادشاہ Dakumbau کے بڑے پوتے ہیں۔ انہوں نے خاص معاہدہ کے تحت ۱۸۷۴ء میں یہ جزائر انگریزوں کے حوالہ کئے تھے

گورنر جنرل ہاؤس میں تقریب

گذشتہ جنوری میں یہاں کے رواج کے مطابق پہلے سر جارج کی اپنی قوم نے اپنی آبائی رسوم و رواج کے مطابق خوشیاں منائیں اور نیوتے وغیرہ کئے۔ پھر فجی کی پولیٹیکل پارٹیوں اور بعض سوشل سوسائٹیوں نے بھی بڑے پیمانہ پر ان کے اعزاز میں دعوتیں وغیرہ کیں۔ جماعت احمدیہ فجی کی طرف سے بھی ۵ فروری کو ایک تبلیغی قسم کی تقریب پیدا کی گئی اور جماعت کے چند معزز احباب اور خاکسار ایک وفد کی صورت میں گورنر جنرل صاحب سے ملے۔ کچھ وقت غیر رسمی گفتگو کے بعد خاکسار نے جماعت کی طرف سے ایڈریس پڑھا جس میں انہیں اور لیڈی آنڈی ڈاکمباؤ کو ان کی نئی تقرری پر مبارکباد پیش کر کے اسلام کے بنیادی اصولوں پر روشنی ڈالی نیز اسلام اور موجودہ عیسائیت کی تعلیم میں مناسب طریق سے موازنہ کر کے بعض خاص مسائل بیان کئے اور پھر بتایا کہ کس طرح حضرت مسیح ناصریؑ صلیب کی لعنتی موت سے بچ کر ملک ہندوستان کے شمالی علاقہ کشمیر میں جا بسے اور اپنی کھوئی ہوئی بھیڑوں کو پا کر ان میں رہنے لگے اور ایسے موثر طور پر انہیں پیغام حق پہنچایا اور انجیل سنائی کہ وہ سب بخوشی اپنے اصلی گڈریا کے زیر نگرانی آ گئیں اور پھر وہاں انہیں میں حضرت مسیح نے ۱۲۰ سال کی عمر میں وفات پائی آخر میں گورنر صاحب کو اسلام قبول کرنے کی دعوت دیتے ہوئے خاکسار نے عرض کیا کہ اب صرف حضرت مسیح ناصریؑ پر ایمان لانا ہی کافی نہیں بلکہ انہوں نے خود اپنے بعد آنے والے جس عالمگیر نبی اور ہمیشہ رہنے والی شریعت کی پیشگوئی کی تھی وہ ان کے چھ سو سال بعد عرب کے رسول اکرم حضرت محمد مصطفیٰ صلے اللہ علیہ وسلم کے وجود مبارک میں پوری ہو گئی نیز ہمارے اس زمانہ میں حضور صلے اللہ علیہ وسلم کے عظیم روحانی فرزند اور خلیفہ و نائب حضرت مرزا غلام احمد علیہ السلام کے وجود میں مسیح علیہ السلام کی آمد ثانی کی پیشگوئی بھی پوری ہو چکی ہے۔ اس لئے اب اسلام قبول کئے بغیر اور حضرت محمد مصطفیٰ صلے اللہ علیہ وسلم کے ابدی دین و شریعت کو اپنانے اور اس پر سچے طور پر عمل کرنے کے بغیر نہ اللہ تعالیٰ راضی ہو سکتا ہے نہ مسیح ناصری علیہ السلام اور نہ اس کے بغیر کسی انسان کو حقیقی اور ابدی نجات مل سکتی ہے۔ اس لئے ہم آپ کی خیر خواہ رعایا اور امن پسند شہری ہونے کی حیثیت سے آپ کی خدمت میں نہایت ادب سے التماس کرتے ہیں کہ آپ ہماری اس پیش کردہ باتوں پر نہایت سنجیدگی اور سچے دل سے غور کریں اور پھر اگر آپ کا دل اسلام اور حضرت محمد صلے اللہ علیہ وسلم کی سچائی کی گواہی دے تو بلا تردد اور بلا خوف و خطر حلقہ بگوش اسلام ہو جائیں نیز حضرت مسیح کی آمد ثانی جو حضرت مرزا غلام احمد علیہ السلام کے وجود میں ہو چکی ہے اس مبارک آمد کی برکات سے بھی مستفید ہو کر خدا تعالیٰ اور حضرت مسیح کی روح کو خوش کریں تاکہ دنیوی وجاہت اور ذمہ داریوں کی ادائیگی کے ساتھ ساتھ آپ کی ابدی نجات اور فلاح کا بھی سامان ہوتا چلا جائے۔ سچائی اگر واقعی ثابت ہو جائے تو اسے قبول کر کے اس پر عمل کرنے کا موقعہ ضائع نہیں کرنا چاہئے کیونکہ کسی انسان کا مستقبل اس کے اپنے ہاتھ میں نہیں ہے اور کوئی نہیں جانتا کہ کب وہ کس حالت میں اس دنیا میں کیا پیش آنے والا ہے اور کب اسے اللہ تعالیٰ کی طرف سے بلاوا آ جائے۔

لعلِ بے بدل

عالیجناب ہمارے نزدیک اس دنیا میں ہماری سب سے پیاری مقدس و مقبول اور بہترین چیز جو ہم اپنے کسی دوست بزرگ یا حاکم اعلیٰ کو تحفہ کے طور پر پیش کر سکتے ہیں وہ قرآن کریم جیسے لعل بے بدل سے بڑھ کر اور کچھ نہیں ہو سکتی اس لئے آج ہم آپ کے عہدہ جلیلہ پر فائز ہونے کی خوشی میں یہ سب سے قیمتی تحفہ قرآن کریم جو خود خدا تعالیٰ نے اپنے بندوں کے لئے آسمان سے اتارا اور دیگر اسلامی کتب پیش کرتے ہوئے امید کرتے ہیں کہ آپ نہ صرف ان مقدس تحائف کو قبول فرمائیں گے بلکہ حتی الوسع اس روحانی نعمت کی قدر فرمائیں گے اور ان کے غور اور بغیر تعصب کے مطالعہ کے نتیجہ میں اگر اسلام کی سچائی آپ پر واضح ہو جائے تو اسے قبول کرنے میں تردد نہیں فرمائیں گے کیونکہ انسان محض روٹی سے نہیں بلکہ خدا کی بھیجی ہوئی ابدی سچائیوں احکام اور اس کی برکتوں اور رحمتوں سے حصہ پا کر ہمیشہ زندہ رہتا اور ابدی حیات پاتا ہے۔ ہماری دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ قدم قدم پر آپ کی رہنمائی فرمائے اور ملک و قوم کی بہترین طور پر کامیابی سے قیادت و خدمت کرنے کی توفیق دے آمین

گورنر جنرل کا جواب

ہمارے ایڈریس کے جواب میں محترم جناب گورنر جنرل صاحب نے فرمایا:۔

"الحاج صدیق! معزز احباب! آج کی یہ تقریب میرے لئے اپنی زندگی میں ایک نئی تقریب ہے پہلے کبھی کسی مذہبی سوسائٹی کی طرف سے ایسے طور پر میری عزت افزائی اور اس طرح کھلے طور پر اور محبت کے جذبہ سے مجھے تبلیغ نہیں کی گئی۔ نہ میرے گورنر جنرل بننے سے پہلے نہ بعد میں اور حقیقت یہ ہے کہ مجھے خیال بھی نہیں تھا۔ کہ آپ نے اس قسم کی اہم مذہبی تقریب کے لئے مجھ سے ملاقات طلب کی ہے۔ میرے لئے ایسی نوعیت کی یہ پہلی تقریب ہے اور آپ کے مشن کے علاوہ اور کوئی مذہبی سوسائٹی یا مشن اب تک مجھے اس طرح مبارکباد دینے کے لئے نہیں آئی اس لئے میں آپ کی ان نیک تمناؤں اور دعاؤں کی قدر کرتا ہوا [illegible] آنڈی ڈاکمباؤ اور اپنی طرف سے آپ سب کا شکریہ ادا کرتا ہوں کہ آپ میری زندگی کے اس اہم موڑ پر میرے پاس تشریف لا کر اپنی مذہبی روایات کے مطابق خوشی کا اظہار کیا اور میری اور ملک کی کامیابی کے لئے دعائیں کی ہیں بلکہ اس سے بھی بڑھ کر آپ نے اپنے مذہب کی مقدس کتاب اور دوسرے ضروری لٹریچر جیسے بیش قیمت تحائف سے بھی مجھے نوازا ہے جو کہ اب ہمیشہ ہماری لائبریری کی اہم کتب میں شمار ہوں گے اور ہم ان سے مستفید ہوتے رہیں گے"

"آپ نے قرآن کریم کا ہماری اصلی زبان فجیئن (بکاؤتی) زبان میں ترجمہ کرنے کا جو اہم کام کیا ہے۔ ہمارے لئے بڑی خوشی کا موجب ہے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

حضرت صاحبزادہ مرزا عزیز احمد صاحب رضی اللہ عنہ کی بعض روایات

مکرم چوہدری سعید احمد صاحب عالمگیر افسر خزانہ صدر انجمن احمدیہ

حضرت مرزا عزیز احمد نے ۱۹۰۶ء میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے دست مبارک پر بیعت کی تھی۔ حضرت مولوی محمد الدین صاحب فرماتے ہیں کہ بیعت کی اصل تاریخ ۷ مارچ ۱۹۰۶ء ہے۔ نیز حضرت مولوی صاحب علاوہ دیگر احباب کے اس مبارک تقریب میں موجود تھے۔ غالباً حضرت عرفانی صاحب مرحوم نے حضور علیہ السلام کی خدمت میں نماز ظہر یا عصر کے بعد عرض کی تھی کہ میاں عزیز احمد صاحب بیعت کرنا چاہتے ہیں جس پر حضور نے فرمایا۔ آج نہیں۔ مگر اسی وقت کسی نے حضرت میاں صاحب کو آگے کر دیا اور بیعت ہو گئی۔

حضرت مرزا سلطان احمد صاحب نے گو بہت بعد میں بیعت کی مگر بیعت میں دیری کسی مخالفت کی بناء پر نہ تھی۔ آپ بار بار اپنے دوستوں کو فرمایا کرتے تھے کہ میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو آپ سے بہتر جانتا ہوں۔ مگر میں بیعت کی شرائط کو پورا کرنے کا اہل نہیں ہوں۔ اس بارہ میں حضرت مرزا عزیز احمد صاحب نے خاکسار کو جو واقعات سنائے وہ ہدیہ ناظرین کئے جاتے ہیں۔ ان سے واضح ہوتا ہے کہ حضرت مرزا سلطان احمد صاحب کے دل میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بڑی قدر و عزت تھی۔

(۱) حضرت والد صاحب جب میانوالی میں مال افسر تھے اور ابھی انہوں نے بیعت نہیں کی تھی ان کے پاس قادیان کے دو دوست بطور خدمت گار کے رہتے تھے۔ یعنی مکرم فضل الدین صاحب والد حسن دین صاحب درویش قادیان اور قاضی علی محمد صاحب والد قاضی نور محمد صاحب یہ دونو اصحاب مخلص اور جوشیلے احمدی تھے یہ حضرت والد صاحب کو ہر وقت تبلیغ کرتے رہتے تھے اور مجبور کرتے تھے کہ بیعت کر لی جائے بعض اوقات ان کے اس رویہ سے والد صاحب چڑ بھی جایا کرتے تھے۔ مگر یہ باز نہیں آتے تھے۔ چنانچہ میرے سامنے بھی کئی بار حضرت والد صاحب نے ان کو سرزنش کی۔ حضرت والد صاحب فرمایا کرتے تھے کہ ان کے علاوہ اور بھی بہت سے دوست مجھے بیعت کرنے کے لئے کہتے رہتے تھے مگر میرا سب کو یہی جواب تھا کہ میں حضرت والد صاحب یعنی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو خوب جانتا ہوں وہ بے شک اللہ تعالیٰ کے مرسل اور نبی ہیں مگر میری حالت ایسی نہیں کہ بیعت کو نبھا سکوں اور اسی لئے میں ان کی بیعت نہیں کرتا۔

۲۔ جب حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا وصال ہو گیا تو میں اپنے پہلے خسر کے گاؤں اعظم آباد میں تھا جو کہ کوٹ رادھا کشن ریلوے اسٹیشن کے پاس ہے۔ میرے خسر اس وقت لاہور گئے ہوئے تھے جب اُن کو حضور کی وفات کا علم ہوا تو مجھے اطلاع کرنے کے لئے گاؤں واپس تشریف لائے اور مجھے قادیان جانے کے لئے کہا۔ اس کے بعد حضرت والد صاحب کی طرف سے بھی تار ملا مگر میں بیماری یا اپنی بدقسمتی کی وجہ سے وقت پر قادیان نہ پہنچ سکا اس کے کچھ عرصہ بعد جب میں قادیان گیا تو حضرت والد صاحب مجھے حویلی کے احاطہ میں ملے اور فرمایا کہ

"میرے تو والد فوت ہوئے تھے تمہارے تو دادا اور پیر بھی تھے مگر تم وفات کے وقت نہیں آئے تمہیں تو [illegible] کرنی چاہیئے تھی"

حضرت والد صاحب نے مجھے اس سے سخت الفاظ پھر کبھی نہ کہے اور نہ کبھی اس واقعہ سے قبل کہے تھے حالانکہ حضرت والد صاحب نے ابھی تک حضور علیہ السلام کی بیعت بھی نہ کی تھی

۳۔ جب حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا وصال ہو گیا تو حضرت والد صاحب جالندھر میں مال افسر تھے اپنے علاقہ میں دورہ کر کے گھوڑے پر سوار ہو کر ڈیرہ پر واپس آ رہے تھے کہ دور سے آواز آئی "صاحب تم پر سی" حضرت والد صاحب حیران تھے کہ اس کا کیا مطلب ہے چونکہ نانی صاحبہ بیمار تھیں۔ اسلئے انہوں نے خیال کیا کہ ممکن ہے اللہ تعالیٰ نے مجھے ان کی وفات کے بارہ میں اطلاع دی ہو پھر انہوں نے خیال کیا کہ نانی صاحبہ کی وفات پر اللہ تعالیٰ کو یہ تکلیف فرمانے کی کیا ضرورت تھی ہو نہ ہو یہ حضرت والد صاحب کی وفات کے بارہ میں خدا کی طرف سے مجھے اطلاع ہے۔ چنانچہ انہوں نے ہیڈ کوارٹر میں واپس آ کر ڈی سی صاحب کو رخصت کی درخواست دی کہ میرے والد صاحب وفات پا گئے ہیں مجھے گھر جانے کی اجازت دی جائے۔ ڈی سی صاحب نے میری اطلاع کا ذریعہ دریافت کیا تو حضرت والد صاحب نے فرمایا کہ مجھے اللہ تعالیٰ نے اس بارہ میں اطلاع کی ہے۔ اس پر ڈی سی صاحب نے کہا کہ یہ تمہارا وہم ہے تمہارے والد صاحب کوئی چھوٹے موٹے آدمی نہیں اگر وہ وفات پا جاتے تو دشمن تعلیاں بجاتے اور دوستوں میں ماتم برپا ہو جاتا اور دنیا میں ایک ہنگامہ کھڑا ہو جاتا چنانچہ میری درخواست نامنظور کر دی گئی۔

حضرت والد صاحب نے فرمایا کہ اسی دن حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ کی طرف سے مجھے تار مل گیا کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام وفات پا گئے ہیں۔ جس پر تار لے کر ڈی سی کے پاس گیا تو وہ سخت حیران ہوا اور مذاق کرنے لگا کہ تم بھی ملہم اور تمہارا والد بھی ملہم۔ اس ڈی سی کا نام مسٹر [illegible] تھا جو بعد میں پنجاب کا سیکرٹری بھی بن گیا۔

۴۔ حضرت والد صاحب نے اگرچہ ابھی بیعت نہ کی تھی مگر جماعت اور خلافت کے ساتھ اُن کو جو عقیدت تھی وہ مندرجہ ذیل واقعہ سے ظاہر ہے میری پہلی شادی مکرم مرزا محمد اعظم بیگ صاحب کی دختر سے ہوئی۔ ہم بارات لے کر لاہور گئے۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ بھی بارات کے ساتھ تھے ہم حضور کو اس وقت میاں صاحب کہہ کر پکارا کرتے تھے ہمارا قیام منشی افتخار الدین صاحب کے گھر پر تھا۔

بارات جب لاہور سے روانہ ہو کر بٹالہ کے اسٹیشن پر پہنچی تو حضرت نواب محمد علی خان صاحب نے پہلے ہی سے دو رتھ بھجوا رکھے ہوئے تھے (یہ ایک قسم کی بہلی ہوتی تھی جس کے دو بڑے بڑے پہیے ہوتے تھے اور بیل کھینچا کرتے تھے) ان دنوں ابھی قادیان تک ریل نہیں آئی تھی۔ جب ہم قادیان پہنچے تو حضرت والد صاحب نے فرمایا کہ دلہن کو گھر لے جانے کی بجائے پہلے حضرت خلیفۃ المسیح اول کے پاس سلام اور دعا کے لئے لے جاؤ۔ چنانچہ حضرت والد صاحب کے ارشاد کی تعمیل کر دی گئی

(بقیہ صفحہ ۳)

اس کا جو ایک حصہ آپ نے مجھے پیش کیا ہے میں اسے تو پڑھوں گا۔ مگر میری خواہش ہے کہ آپ اس ترجمہ کو ہماری مجلس قوم کے لئے جلد از جلد شائع کرنے کا انتظام کریں تاکہ ملک کے اصلی باشندے اسے خود بلاواسطہ پڑھ کر معلوم کر سکیں۔ کہ اس میں کیا لکھا ہے"

"مسیح کا صلیبی موت سے بچ کر کشمیر چلے جانا اور وہاں ۱۲۰ سال کے بعد وفات پانا وغیرہ جو آپ نے بیان کیا ہے یہ ہم پہلی بار سن رہے ہیں اور بڑی عجیب بات معلوم ہوتی ہے تاہم نئی بات سن کر انکار کر دینا بھی درست نہیں ہوتا۔ اسلئے میں یہ کتاب "مسیح کہاں فوت ہوئے" انگریزی زبان میں ضرور دیکھوں گا۔ آپ نے تحقیق کا جو ذریعہ مہیا کر دیا ہے ... وقت ہی بتائے گا کہ ... یہ بھی اس وقت کچھ نہیں کہہ سکتا۔"

"بہر حال میرے دوست۔ میں پھر آپ کا شکریہ ادا کرتا ہوں اور امید کرتا ہوں کہ آپ کی دعا اور مدد اور خدا کی رہنمائی سے میرے اس عہدہ کا زمانہ ملک اور عوام کے لئے امن شانتی اور کامیابی اور ساری قوم میں باہمی اتحاد و اتفاق کا زمانہ ہوگا اور ہمارا یہ ملک ہر لحاظ سے ترقی کرے گا۔ خدا ہم سب پر رحم کرے آمین"۔ اور اس طرح یہ تقریب بخیر و خوبی ختم ہوئی جس کے بعد میں لوکل اخبارات میں اس کی خبر اور فوٹو بھی شائع ہوئے۔

درخواست ہائے دعا

۱۔ میری والدہ محترمہ عرصہ دو ماہ سے ہائی بلڈ پریشر کی وجہ سے سخت بیمار ہیں احباب ان کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے دعا کریں۔ (عبدالکریم طارق سیالکوٹ)

۲۔ بندہ آجکل بعض پریشانیوں میں مبتلا ہے۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ ان پریشانیوں کو دور فرمائے۔ (چراغ دین قلعہ سوبھا سنگھ)

۳۔ بندہ آجکل بیکاری کی وجہ سے بہت پریشان ہے احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ میری پریشانی دور فرمائے۔ (... عبدالرزاق خان ...)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

وصایا (۲)

مسل نمبر ۲۱۱۰۴

میں خواجہ عطاءالرحمٰن ولد خواجہ عبدالرحمٰن صاحب قوم خواجہ پیشہ تعلیم عمر ۲۰ سال پیدائشی احمدی ساکن گوجر خان ضلع راولپنڈی بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ ۱/۲۲ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جائداد اس وقت کوئی نہیں میرا گزارہ ماہوار آمد پر ہے جو اس وقت ۵۰ روپیہ ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں۔ اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کر دی جائے گی۔ اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر وصیت سے نافذ فرمائی جائے۔

العبد: خواجہ عطاءالرحمٰن فضل عمر شاپ مین بازار گوجر خان ضلع راولپنڈی۔

گواہ شد: خواجہ عبدالرحمٰن ولد عبدالصمد گوجر خان ضلع راولپنڈی۔

گواہ شد: حبیب اللہ پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ گوجر خان ضلع راولپنڈی۔

مسل نمبر ۲۱۱۰۵

میں شریفہ حمید زوجہ چوہدری عبدالحمید صاحب قوم چغتائی پیشہ خانہ داری عمر ۳۵ سال پیدائشی احمدی ساکن بھلوال ضلع سرگودھا بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ ۱۱/۲۳ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں میری موجودہ جائداد حسب ذیل ہے۔

(۱) حق مہر بذمہ خاوند مبلغ ۲۰۰۰/- روپے

(۲) زیور وزنی ۳ ۱/۲ تولے مالیتی ۱۰۲۵۶/- روپے

میں اپنی مندرجہ بالا جائداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی جائداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

الامۃ: شریفہ حمید زوجہ عبدالحمید صاحب لون پاکستان لمیٹڈ بھلوال ضلع سرگودھا۔

گواہ شد: ڈاکٹر عبدالرشید غوری صدر جماعت احمدیہ بھلوال ضلع سرگودھا۔

گواہ شد: عبدالحمید لون پاکستان لمیٹڈ بھلوال ضلع سرگودھا۔

مسل نمبر ۲۱۱۰۶

میں فضل بی بی بیوہ میاں جلال الدین صاحب مرحوم قوم راجپوت پیشہ خانہ داری عمر ۶۷ سال بیعت ۱۹۰۹ء ساکن گنج مغلپورہ ضلع لاہور بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ ۲۵/۱۲/۷۲ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری موجودہ جائداد حسب ذیل ہے۔

حق مہر مبلغ ۸۰/- روپے۔

میں اپنی مندرجہ بالا جائداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی جائداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہونگی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔

اس وقت مجھے مبلغ ۱۰/- روپے ماہوار آمد ہے۔ میں تازیست اپنی آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی رہونگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

الامۃ: فضل بی بی ساکن ۱۲۹/۴ جابر آباد کالونی مغلپورہ لاہور۔

گواہ شد: محمد عبدالحق مجاہد احمدیہ مسجد مین بازار گنج مغلپورہ لاہور۔

گواہ شد: محمد سعید الحق ناظم اشاعت مجلس خدام الاحمدیہ گنج مغلپورہ۔

مسل نمبر ۲۱۱۰۷

میں طارق احمد ولد چوہدری منور احمد صاحب قوم جٹ کاہلوں پیشہ طالب علم عمر ۲۰ سال پیدائشی احمدی ساکن ۲/۶۲۴ ای کراچی بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ ۸/۱/۷۳ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جائداد اس وقت کوئی نہیں۔ میرا گزارہ ماہوار آمد پر ہے جو اس وقت ۲۰/- روپے ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں۔ اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کر دی جائے گی۔ اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر وصیت سے نافذ فرمائی جائے۔

العبد: طارق احمد ولد چوہدری منور احمد صاحب ۲/۶۲۴ ای ڈاکخانہ P.E.C.H.S کراچی۔

گواہ شد: عطاءالرحمٰن پریذیڈنٹ حلقہ ہاؤسنگ سوسائٹی کراچی ۲۹

گواہ شد: محمد عبدالوہاب قائد مجلس خدام الاحمدیہ سوسائٹی کراچی ۲۹۔

مسل نمبر ۲۱۱۰۸

میں احیاء الدین احمد ولد مولوی نواب الدین احمد صاحب قوم راجپوت طور پیشہ ملازمت عمر ۳۰ سال پیدائشی احمدی ساکن کراچی بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ ۸/۱/۷۳ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جائداد اس وقت کوئی نہیں میرا گزارہ ماہوار آمد پر ہے۔ جو اس وقت ۵۰۰/- روپے ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کر دی جائے گی۔ اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ فرمائی جائے۔

العبد: احیاء الدین احمد ولد مولوی نواب الدین احمد صاحب بلاک نمبر ۵/۶ ڈاکخانہ P.E.C.H.S کراچی ۲۹

گواہ شد: عطاءالرحمٰن طاہر صدر حلقہ ہاؤسنگ سوسائٹی کراچی ۲۹

گواہ شد: سلطان محمود انور مربی سلسلہ کراچی

مسل نمبر ۲۱۱۰۹

میں رائے عبدالقدیر ولد عبدالحق صاحب قوم کھرل پیشہ ملازمت عمر ۳۴ سال ساکن ۲/۲۰۶۲ کراچی بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ ۸/۱/۷۳ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جائداد اس وقت کوئی نہیں میرا گزارہ ماہوار آمد پر ہے جو اس وقت ۳۰۰/- روپیہ ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں۔ اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کر دی جائے گی۔ اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر وصیت سے نافذ فرمائی جائے۔

العبد: رائے عبدالقدیر معرفت ۲/۲۰۶۲ کراچی ڈاکخانہ P.E.C.H.S کراچی ۲۹۔

گواہ شد: عطاءالرحمٰن طاہر صدر حلقہ ہاؤسنگ سوسائٹی کراچی ۲۹

گواہ شد: محمد عبدالوہاب قائد مجلس سوسائٹی کراچی ۲۹

مسل نمبر ۲۱۱۱۰

میں علیمہ البشریٰ بنت قریشی عبدالرحمٰن صاحب قوم قریشی پیشہ خانہ داری عمر ۲۰ سال پیدائشی احمدی ساکن ربوہ ضلع جھنگ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ ۱۲/۱/۷۳ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں میری موجودہ جائداد حسب ذیل ہے۔

(۱) ایک ٹکڑی مالیتی ۸۷/- روپے

(۲) بالیاں مالیتی ۵۰/- روپے

میں اپنی مندرجہ بالا جائداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی جائداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

الامۃ: علیمہ البشریٰ مکان ۲۱/۳۱ دارالرحمت شرقی الف ربوہ۔

گواہ شد: نورالحق تنویر سیکرٹری اصلاح وارشاد دارالرحمت شرقی۔ ربوہ ضلع جھنگ۔

گواہ شد: وسیم احمد برادر موصیہ مکان ۲۱/۳۱ دارالرحمت شرقی الف ربوہ

مسل نمبر ۲۱۱۱۱

میں عبدالرحیم خان ولد فوجدار خان کاٹھگوڑ قوم راجپوت پیشہ زراعت عمر ۷۵ سال پیدائشی احمدی ساکن چک ۱۶۵ ج ب شہباز پور ضلع لائل پور بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ ۲/۱/۷۳ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں میری موجودہ جائداد حسب ذیل ہے۔

(۱) نقد بنک میں جمع ہے ۱۲۰۰۰/- روپیہ

(۲) ۱۶ کنال زمین جو میرے قبضہ میں نہیں ہے قبضہ میں آنے پر اس کا بھی ۱/۱۰ حصہ کی وصیت کرتا ہوں۔

میں اپنی مندرجہ بالا جائداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں اس کے بعد کوئی جائداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہونگا اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

العبد: عبدالرحیم خان چک ۱۶۵ ج ب شہباز پور ڈاکخانہ خاص ضلع لائل پور

گواہ شد: ماسٹر محمد علی خان صدر چک ۱۶۵ ج ب شہباز پور ضلع لائل پور

گواہ شد: محمد رمضان سیکرٹری چک ۱۶۵ ج ب شہباز پور ضلع لائل پور

مسل نمبر ۲۱۱۱۲

میں محمد بی بی بیوہ محمد عبداللہ مرحوم قوم ککرایا پیشہ خانہ داری عمر ۶۵ سال پیدائشی احمدی ساکن ربوہ ضلع جھنگ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ ۲۶/۱۲/۷۲ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں میری موجودہ جائداد حسب ذیل ہے۔

(۱) حق مہر نقد مبلغ ۱۰۰۰/- روپیہ

میں اپنی مندرجہ بالا جائداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی جائداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہونگی۔ اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت مجھے مبلغ ۱۰۰/- روپے سالانہ جیب خرچ ملتا ہے۔ میں تازیست اپنی آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی رہونگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

الامۃ: محمد بی بی معرفت طفیل احمد باجوہ دارالنصر غربی ربوہ ضلع جھنگ

گواہ شد: طفیل احمد باجوہ مراقب خدام الاحمدیہ مرکزیہ ربوہ ضلع جھنگ

گواہ شد: بہرشاہ ولد اکبر شاہ ساکن چنیوٹ جھنگیاں نزد ربوہ ضلع جھنگ

گھر سے تو کچھ نہ لائے (المسیح الموعودؑ)

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے صدر انجمن احمدیہ کے لازمی چندہ جات کی ادائیگی کی تحریک کرتے ہوئے فرمایا:۔

"صحابہ کرام کی زندگیوں میں ہم دیکھتے ہیں کہ جس وقت خدا اور اس کے رسولؐ سے محبت جوش میں آتی ہے اس وقت سارا مال قربان کر دیتی ہے یا نصف مال قربان کر دیتی ہے لیکن وہ گھر جس سے دنیا کی ساری دولت اور دنیا کے سارے اموال نکال کر خدا کے رسولؐ کے قدموں میں ڈال دیئے گئے تھے وہ گھر دنیا کی دولت سے کبھی خالی نہیں رہے جس گھر میں ایک دھیلہ باقی نہیں چھوڑا گیا تھا وہ ابھی زیادہ وقت نہیں گزرا تھا کہ اللہ تعالیٰ کے فضل نے پھر اُسے بھر دیا کیونکہ اللہ تعالیٰ تو ختم نہ ہونے والے خزانوں کا مالک ہے" (خطبہ جمعہ فرمودہ ۱۴ اپریل ۱۹۷۲ء)

چندہ عام حصہ آمد اور چندہ جلسہ سالانہ ادا فرما کر اللہ تعالیٰ کے فضلوں کو کھینچیں۔ (ناظر بیت المال آمد ربوہ)

اعلان نکاح

برادرم مکرم ڈاکٹر غلام نبی صاحب ملک بی اے۔ ایچ اے۔ ایس ایم الیف ولد مکرم ملک غلام حیدر صاحب بی اے بی ٹی۔ سابق ہیڈ ماسٹر تعلیم الاسلام ہائی سکول گھٹیالیاں ضلع سیالکوٹ کا نکاح ہمراہ عزیزہ امۃ الباسط سلمہا بی ایس سی بی ایڈ۔ بنت ملک عبدالحمید صاحب آرٹی منشی آفیسر (ریٹائرڈ) مبلغ دس ہزار روپیہ حق مہر پر مکرم مولوی نصیر احمد صاحب ناصر ایم اے مربی سلسلہ احمدیہ نے مورخہ ۲۳ فروری ۱۹۷۳ء کو بعد جمعۃ المبارک مسجد نور راولپنڈی میں پڑھا۔ عزیزہ امۃ الباسط حضرت مولوی مہر الدین صاحبؓ آف لالہ موسیٰ (جو حضرت مسیح موعودؑ کے تین سو تیرہ صحابہ میں سے تھے) کی پوتی اور حضرت ڈاکٹر مظفر حسن صاحبؓ صحابی حضرت مسیح موعودؑ کی نواسی ہیں۔

احباب کرام دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اس رشتہ کو ہر دو خاندانوں کے لئے ہر لحاظ سے بابرکت کرے۔ آمین۔

(غلام مصطفیٰ ملک سیکرٹری تحریک جدید حلقہ رحمان پورہ۔ لاہور)

درخواست دعا

خاکسار کے سب سے چھوٹے بیٹے عزیز عبداللطیف احمد کو پہلے تو کچھ روز بخار رہا۔ پھر بخار اترنے کے بعد بیماری نے دماغی عارضہ کی سی صورت اختیار کر لی۔ عزیز کو علاج کی غرض سے لاہور لے جایا گیا۔ جملہ بزرگانِ سلسلہ اور احباب جماعت کی خدمت میں عاجزانہ درخواست ہے کہ دعا کریں کہ مولا کریم اپنے فضل و رحم سے عزیز عبداللطیف احمد کو صحتِ کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔ اور دین و دنیا میں اس کا حافظ و ناصر ہو آمین۔

(صاحبزادہ محمد طیب لطیف ربوہ)

مجلس ارشاد مرکزیہ کے اجلاس کا التوا

مجلس ارشاد مرکزیہ کا جو اجلاس ۲۱ اپریل بروز ہفتہ بعد نماز مغرب مسجد مبارک میں منعقد ہونا تھا وہ بعض وجوہ کی بنا پر ملتوی کر دیا گیا ہے اجلاس کی آئندہ تاریخ کا اعلان بعد میں کر دیا جائے گا۔

ھوالشافی

دانت اچھے صحت اچھی

دانتوں اور مسوڑھوں کا محافظ بشیر منجن

ڈاکٹر راجہ ہومیو اینڈ کمپنی ربوہ

منافع بخش بچت کے دو طریقے

۱۴ فیصد سے زائد بلا ٹیکس منافع کمایئے اپنی بچت سے

منافع و بونس ڈپازٹ اکاؤنٹ کھولیے

- یہ اکاؤنٹ کسی بھی ڈاکخانے میں کھولا جا سکتا ہے۔
- آپ اپنی رقم جب چاہیں واپس لے سکتے ہیں۔
- آپ کے لگائے ہوئے ہر سو روپے پر منافع کی شرح حسب ذیل ہوگی۔

پانچ سال کے اندر	۷ فی صد
پانچ سال بعد	۶۰ روپے
چھ سال بعد	۷۸ روپے
سات سال بعد	۱۰۰ روپے

نیشنل ڈپازٹ سرٹیفیکیٹ خریدیئے

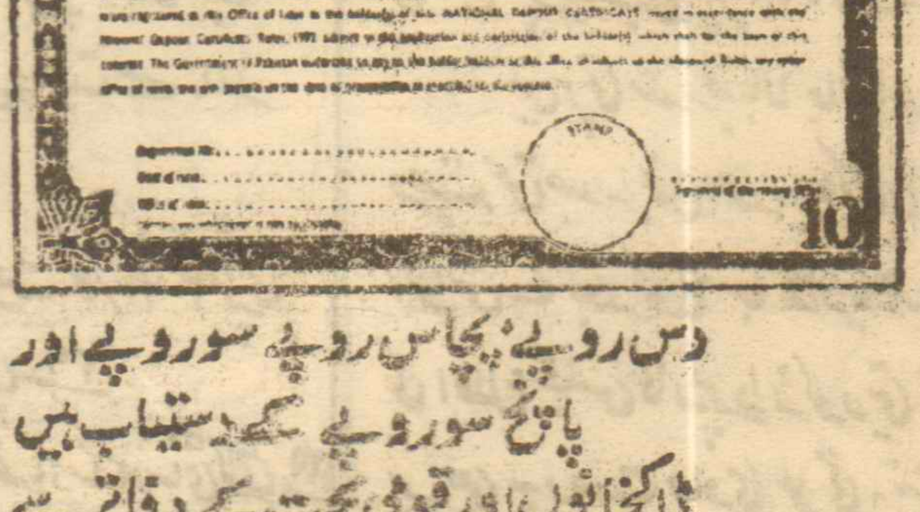

دس روپے، پچاس روپے، سو روپے اور پانچ سو روپے کے دستیاب ہیں ڈاکخانوں اور قومی بچت کے دفاتر سے جو ہر ضلع کے صدر مقام اور چند دیگر شہروں میں موجود ہیں خریدے جا سکتے ہیں۔

روپیہ لگانے کی حد – ہر فرد کے لئے ۲۵۰۰۰ روپے

بچت کیجئے
اپنے وطن کے لئے

نیشنل ڈپازٹ سرٹیفیکیٹ | منافع و بونس اکاؤنٹ

جاری کردہ: سینٹرل ڈائریکٹوریٹ آف نیشنل سیونگز - اسلام آباد

United C.D.N.S. 517

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۲